سوال

نا مطلقاً حرام ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دیل۔

(۲) اگر آدمی تھوڑے بہت گانے بھی سنے اور ساتھ ساتھ اپنے اچھے اعمال یعنی ارکانِ دین بھی پورے کرتا رہے تو اس میں کوئی حرج ہے یا نہیں۔ (سائل محمد سعید: ٦ اپیلز کالونی اوکاڑا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ب وسنت اور ائمہ سنت کی تصریحات کے مطابق گانا بجانا سننا سنانا مطلقاً حرام اور کبائر سے ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشتَرِي لَهوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهِينٌ ... سورة لقمان

ں سے بعض ایسا ہے جو بیہودہ حکایتیں خرید تا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کرے اور اس سے استہزاء کرے یہی لوگ ہیں جن کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔''

ن نے اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ بیان کیا ہے کہ رؤساء قریش میں سے ایک شخص نضر بن الحارث بغرض تجارت حیرہ جاتا تھا۔ وہاں سے شاہانِ فارس اور رستم اور اسفندیار وغیرہ کی حکایات وواقعات پر مشتمل کتابیں خرید لاتا۔ مکہ میں لوگوں کو ان کے پڑھنے کی ترغیب دیتا۔ کہتا لوگو! محمد ﷺ تم کو قوم عاد اور

م یعنی قصہ [illegible] ج: ۱، ص: ۲۵۷)

ن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'ہر وہ شے جو اللہ کی عبادت اور اس کی یاد سے دُور کردے [illegible] (روح المعانی)

نیز اہل معانی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ کا [illegible] موم عام ہے جو گانے، بجانے۔ موسیقی، ڈھول ڈھمکا اور ہر قسم کی شیطانی کھیل اور آواز کو شامل ہے۔''

مسند احمد کی روا [illegible] کی تفسیر غناء کے ساتھ مرفوعاً بھی وارد ہے۔ نیز ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

'مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى قَيْنَةٍ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ' (مسند احمد: ۳۳۸۳، صحیح البخاری، رقم: ۷۰۴۲، سنن أبي داؤد، رقم: ۵۰۲۴)

ی جس نے گانے والی عورت کی آواز کو سنا روزِ قیامت اس کے کان میں قلعی ڈالی جائے گی۔''

ری روایت جو شواہد اور متابعات کے اعتبارات سے قابلِ حجت قرار پاتی ہے۔ اس میں ہے کہ گانے والیوں کی خرید وفروخت مت کرو۔ اور نہ انھیں تعلیم دو۔ اور ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔ مزید آنکہ صحابہ جلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول مشہور ہے:

'اَلْغِنَائُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ۔' (السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم: ۲۱۰۰۸، سنن ابی داود، بَابُ كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ، رقم: ۴۹۲۷)

ا بجانا دل میں نفاق اس طرح پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سے گھاس، سبزہ اُگتا ہے۔''

ب رحمہ اللہ کا قول ہے جس نے کسی لونڈی کو خریدا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ گانے والی ہے۔ اس عیب کی بنا پر اس کو واپس کیا جا سکتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے گانے کو مکروہ سمجھا ہے اور اسے گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک جب گانا مطلقاً حرام ہے تھوڑا بہت سننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: اغاثۃ اللہفان (ج: ۱، ص: ۲۴۲ تا ۲۸۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب اللباس: صفحہ: 486

محدث فتویٰ